سوال

(25)مہر کی حکمت وغایت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مغربی تہذیب اور مغربی افکار و نظریات سے متاثر بعض خواتین نے مہر کے خلاف ایک ہنگامہ کھڑا کر رکھا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مہر لینا عورتوں کی سراسر بے عزتی اور ذلت ہے۔ کیوں کہ ان کے دعوے کے مطابق مہر گویا عورت کی عزت اور اس کے جسم کی قیمت اور معاوضہ ہے جو مرد عورت کو ادا کرتا ہے۔ جیسا کہ طوائف کا جسم قیمت کے بدلے خریدا جاتا ہے۔ حالانکہ اسلام مہر کو اس زاویے سے نہیں دیکھتا ہے اور اسے عورتوں کا حق قرار دیتا ہے۔ لیکن یہ خواتین اپنے موقف پر مصر ہیں۔ گزارش ہے کہ مہر کی حکمت اور غرض وغایت واضح کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلاشبہ جہالت اور کم علمی ایک بڑا مرض ہے اور اس سے بھی بڑا مرض یہ ہے کہ جاہل اپنے آپ کو عالم تصور کرے۔ ہمارے معاشرے میں کچھ ایسے نام نہاد روشن خیال لوگ پائے جاتے ہیں۔ جنھوں نے دنیوی علوم تو حاصل کر رکھے ہیں لیکن قرآن وسنت اور شریعت کے سلسلے میں ان کا علم صفر ہے۔ اس کے باوجود دینی معاملات و مسائل میں وہ اپنی جاہلانہ رائے دینے سے گریز نہیں کرتے۔ حد تو یہ ہے کہ قرآن وسنت کا علم نہ ہونے کے باوجود اپنی رائے کو برحق اور قرآن وسنت کے مطابق قرار دیتے ہیں۔ ان میں سے بیشتر ایسے ہیں جو فقط نام کے مسلمان ہیں اور ان کے کام غیر مسلموں جیسے ہیں۔ چونکہ اسلام اور اسلامی احکام میں انہیں کوئی خاص دلچسپی اور رغبت نہیں ہے اس لیے غیر مسلموں کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے یہ لوگ بہت سارے شرعی احکام کو بدل دینا چاہتے ہیں بلکہ سرے سے ان کا خاتمہ چاہتے ہیں۔ یہ لوگ خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ مغربی تہذیب کی چکاچوند کی وجہ سے اگر انھیں قرآن وسنت کے بعض احکام درست نہیں معلوم ہوتے تو انھیں چاہیے کہ جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے قرآن وسنت سے اپنی برات کا اعلان کردیں اور لوگوں کو بتا دیں کہ اسلام سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ تاکہ مسلم قوم ان کے تئیں دھوکے میں نہ رہے۔

مہر کی حیثیت قرآن وسنت سے ثابت ہے اور اس پر تمام امت کا مکمل اتفاق ہے۔ مہر ایک ایسی حقیقت ہے جسے سب جانتے اور قبول کرتے ہیں۔ البتہ اس کی حکمت و مصلحت سے بعض لوگ ناواقف ہیں اس لیے اس کی وضاحت ضروری ہے۔

(1) مہر عورت کے لیے باعث ذلت نہیں بلکہ اس کے برعکس باعث عزت و شرف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں پر فرض کیا ہے کہ نکاح کے وقت عورتوں کو مہر ادا کریں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عورت ایک پسندیدہ چیز ہے جسے پانے کے لیے مرد کوشاں اور سرگرداں رہتا ہے اور اپنی اس پسندیدہ چیز کو حاصل کرنے کے لیے اپنی دولت اور پیسے خرچ کرتا ہے۔ یہ تو عورت کے لیے بہت عزت کی بات ہے کہ وہ مرد کی مرغوب و پسندیدہ چیز ہے۔ عورت کے لیے ذلت کی بات یہ ہے کہ مرد کو حاصل کرنے کے لیے پیسے خرچ کرے۔ بعض

ملکوں مثلاًہندوستان وپاکستان وغیرہ میں مردنہیں بلکہ عورت اپنے شوہر کو حاصل کرنے کےلیے خرچ کرتی ہے جہیز کے نام پر مردمنہ مانگی قیمت وصول کرتا ہے۔ عورت مرد کو حاصل کرنے کےلیے پیسے خرچ کرے یہ چیزاس کےلیے باعث رسوائی وذلت ہے۔

(2) مہر کی ادائی محض اظہار الفت و محبت کےلیے ہوتی ہے۔ یہ عورت کے جسم کی قیمت اور معاوضہ نہیں ہے۔ اس کی حیثیت تحفہ (Gift) کی ہے جومرداپنی خوشی سے اپنی جان عزیز کوعطا کرتا ہے۔ اس سلسلے میں اللہ فرماتا ہے:

وَءاتُوا النِّساءَ صَدُقـٰتِهِنَّ نِحلَةً ﴿٤﴾ ... سورة النساء

’’اور عورتوں کوان کے مہر بہ طور عطیہ کرو۔‘‘

اس آیت میں مہر کوعطیہ اور تفحہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

(3) مہر فرض کر کے ہمیں یہ احساس دلایا گیا ہے کہ شادی بیاہ کوئی کھیل نہیں بلکہ ایک سنجیدہ عمل ہے۔ انسان اپنے روزمرہ کے کاموں میں بہت ساری کاروائیوں کےلیے فیس ادا کرتا ہے تاکہ اسے ان کاروائیوں کی اہمیت کا احساس رہے۔ اسی طرح شادی بیاہ ایک اہم اور سنجیدہ کاروائی ہے جس میں فیس کی ادائی لازمی ہے تاکہ اس کی اہمیت کا پاس و لحاظ رہے۔

(4) چونکہ فیملی کی سطح پر اللہ تعالیٰ نے شوہر کو گھر کا نگہبان اور ذمہ دار مقرر کیا ہے اور بیوی پر اسے ایک درجہ فضیلت عطا کی ہے اس لیے مرد کےلیے ضروری قرار دیا گیا کہ گھر کے نان ونفقہ کا ذمے دار بھی وہی ہو اور اپنی دولت کا ایک حصہ مہر کے طور پر اپنی بیوی کو عطا کرے کیوں کہ اس شادی کی وجہ سے بیوی پر اسے فضیلت عطا کی گئی ہے۔

مہر کی ان حکمتوں اور مصلحتوں کے ساتھ ساتھ مہر سے متعلق چند باتوں کا ذہن نشین کرنا بھی ضروری ہے۔

(1) مہر کی ادائی فرض ہے لیکن اسلام نے اس بات کی ترغیب دی ہے کہ مہر کی رقم میں مبالغہ آرائی سے پرہیز کیا جائے اور اسے کم سے کم رکھا جائے تاکہ مردوں کےلیے یہ چیز باعث مشقت نہ بن جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد:

"أکثرهن برکة أقلهن صداقًا"

"عورتوں میں سب سے بابرکت وہ ہیں جن کا مہر سب سے کم ہے" سے یہی ثابت ہوتا ہے۔

خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بیویوں کو محض چند درہم مہر ادا کیے۔ اپنی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کے موقع پر جو قلیل مہر مقرر کیا تھا وہ محض ایک زرہ پر مشتمل تھا۔ بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کی شادیوں کے موقع پر مہر مقرر کیا کہ وہ اپنی بیویوں کو قرآن کی تعلیم دیں۔

(2) مغرب زدہ لوگوں کی یہ سوچ غلط ہے کہ مہر عورت کے جسم اور جنسی لذت کا معاوضہ ہے۔ کیوں کہ شادی کے بعد صرف شوہر اپنی بیوی سے جنسی لذت نہیں اٹھاتا ہے بلکہ بیوی بھی اپنے شوہر کے جسم سے جنسی لذت اٹھاتی ہے۔ شادی کے بعد دونوں ہی ایک دوسرے سے جنسی لذت اٹھاتے ہیں لیکن مہر صرف مرد ادا کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ مہر جنسی لذت کا معاوضہ نہیں ہے۔

(3) یہ سوچنا غلط ہے کہ شادی کا مقصد صرف جنسی لذت کا حصول ہے۔ جنسی لذت کا حصول شادی کے بہت سارے مقاصد میں سے ایک مقصد ہے۔ اس لیے مہر کو اس نظر سے دیکھنا کہ یہ چیز جنسی لذت کا معاوضہ ہے ایک غلط سوچ ہے شادی کا مقصد جہاں جنسی لذت کا حصول ہے وہیں اس کے دوسرے مقاصد بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمِن ءايـٰتِهِ أَن خَلَقَ لَكُم مِن أَنفُسِكُم أَزو‌ٰجًا لِتَسكُنوا إِلَيها وَجَعَلَ بَينَكُم مَوَدَّةً وَرَحمَةً إِنَّ فى ذ‌ٰلِكَ لَءايـٰتٍ لِقَومٍ يَتَفَكَّرونَ ٢١ ... سورة الروم

''اوراس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمھارے لیے تم ہی سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو۔ اوراس نے تمھارے درمیان محبت ورحمت کا جذبہ پیدا کیا۔ بلاشبہ اس میں ان لوگوں کےلیے نشانیاں ہیں جو غوروفکر کرتے ہیں۔''

البتہ اسلام جنسی لذت کے حصول کوایک گندا اور گھناؤنا عمل نہیں قراردیتا ہے بلکہ اسلام کی نظر میں حلال طریقہ سے جنسی لذت حاصل کرنا بھی ایک کار ثواب ہے جیسا کہ بعض حدیثوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت کی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

عورت اور خاندان، جلد:2، صفحہ:165

محدث فتویٰ